شہیدوں کی تدفین

س: میرا تعلق آزاد کشمیر کے سرحدی گاؤں نبڈالہ سے ہے جہاں ۱۹۹۸ء میں بزدل بھارتی فوج نے چوروں کی طرح رات کے اندھیرے میں آکر سوئے ہوئے ۲۲ افراد، معصوم بچے، بوڑھے، عورتیں اور جوان سب کو ذبح کر دیا تھا۔ مذکورہ واقعے میں سے ایک خاندان جماعت سے وابستہ تھا۔ دشمن کی کارروائیاں سرحدی عوام پر بھی ہوتی رہتی ہیں۔ ہر روز یا ہر ہفتے دشمن کی گولیوں یا گولوں سے مسلمان جو اپنے گھروں کے اندر ہوں یا باہر کھیتوں میں کام کر رہے ہوں یا آ جا رہے ہوں، نشانہ بنتے رہتے ہیں جس کے نتیجے میں کوئی آدمی زخمی یا پھر فوت ہو جاتا ہے۔ اس موت کی صورت میں متوفی کی میت کے غسل و کفن وغیرہ کے بارے میں مختلف آرا پائی جاتی ہیں۔ کیا ایسے وفات پانے والے شخص کو غسل یا کفن دیا جائے گا یا نہیں؟ غائبانہ نماز جنازہ کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج: آپ کا خط پڑھ کر حالات کا علم ہوا۔ کفار جو ظلم کر رہے ہیں، اس کا وبال ان پر دنیا میں بھی پڑے گا اور آخرت میں بھی وہ اس کا پورا پورا مزہ چکھ لیں گے، ان شاء اللہ! امید ہے کہ آپ لوگوں کو استقامت کے ساتھ میدان میں کھڑا رہنے اور قربانیاں پیش کرنے پر اللہ رحمٰن و رحیم کی جناب سے عظیم الشان جزا ضرور ملے گی، دنیا میں فتح کی صورت میں اور آخرت میں جنت الفردوس میں بلند درجات کی شکل میں۔ اللہ تعالیٰ اس خاندان پر جسے رات کی تاریکی میں درندگی کے ساتھ ذبح کر دیا گیا، مغفرت اور رحمت کی بارش برسائے اور پسماندگان کو صبر جمیل اور اجر جزیل سے سرفراز کرے۔ اور جماعت جو خدمت کر رہی ہے اسے قبول فرمائے (آمین)۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کی فریاد سنے گا اور انھیں آزادی کی نعمت سے سرشار فرمائے گا۔

۱- آپ کے سوال کا جواب یہ ہے کہ جو مسلمان کفار کے ہاتھوں قتل ہوں اور موقع پر شہید ہو جائیں، انھیں ان کے کپڑوں میں دفن کیا جائے گا اور غسل نہیں دیا جائے گا۔ ان کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔ ان کے جسم سے شلوار اور قمیص کے علاوہ زائد کپڑوں اور ہتھیاروں کو اتار لیا جائے گا۔ جسم یا کپڑوں پر کوئی گندگی لگی ہوئی ہو، تو اسے بھی صاف کر دیا جائے گا لیکن شہادت کے خون کو صاف نہیں کیا جائے گا۔ اگر زخمی ہونے کے بعد ہسپتال یا گھر میں لایا گیا اور اسے دوا یا غذا دی گئی ہو اور اس کے بعد وفات ہوئی ہو تو پھر اس کو غسل دیا جائے گا اور نئے کفن میں دفن کیا جائے گا (عالمگیری، درمختار، ہدایہ)۔ اس کی بنیاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل ہے۔ آپؐ نے شہدائے احد کو بغیر غسل کے ان کے جسموں اور لباس پر لگے ہوئے خون سمیت دفن کرنے کا حکم دیا تھا۔ اَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَآئِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسِّلُوا

(صحیح بخاری، باب من لم یرغسل الشہداء، کتاب الجنائز، باب الصلوۃ، علی الشہید ص ۱۷۹، ایضاً، کتاب المغازی، باب من قتل من المسلمین یوم احد) آپؐ نے ان کو ان کے خون سمیت دفن کرنے کا حکم دیا، ان کی نماز جنازہ نہیں پڑھی (الگ الگ نماز جنازہ نہیں پڑھی بلکہ اجتماعی نماز جنازہ پڑھی تھی۔ دس دس آدمیوں کی نماز جنازہ پڑھائی گئی تھی، اس طرح سات جنازے ہوئے تھے) اور انھیں غسل نہیں دیا گیا تھا۔

۲- غائبانہ نماز جنازہ اختلافی مسئلہ ہے۔ احناف کے نزدیک غائبانہ نماز جنازہ نہیں ہے۔ امام شافعیؒ اور دوسرے ائمہ کے نزدیک غائبانہ نماز جنازہ جائز ہے۔ اہل حدیث حضرات کے نزدیک بھی غائبانہ نماز جنازہ جائز ہے۔ اختلافی مسائل میں سختی نہیں کرنی چاہیے۔ اگر حنفی یا اہل حدیث غائبانہ نماز جنازہ پڑھیں تو انھیں منع نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اختلافی مسائل میں شریعت کا یہی مزاج ہے۔

۳- ایک شہادت تو وہ شہادت ہے جو فی سبیل اللہ حاصل ہو، کفار کے ہاتھوں مسلمان قتل ہو جائے۔ دوسری شہادت جو شہادت فی سبیل اللہ کے حکم میں ہے، وہ یہ ہے کہ انسان کو ظلماً قتل کیا جائے اور اس کے قتل پر دیت واجب نہ ہو بلکہ قصاص واجب ہو مثلاً ڈاکو، باغی یا دوسرے ظالم دہشت گرد کسی کو قتل کر دیں تو وہ بھی شہید کے حکم میں ہو گا۔ اسے بھی غسل نہیں دیا جائے گا اور اسی لباس میں دفن کیا جائے گا جس میں قتل ہوا ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَلشُّھَدَآءُ خَمْسَۃٌ اَلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ الْھَدْمِ وَالشَّھِیْدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ "شہدا پانچ ہیں: طاعون کی بیماری سے اور اسہالوں کی بیماری سے فوت ہونے والا، ڈوب کر مرنے والا، گر کر مرنے والا اور شہید فی سبیل اللہ" (یہ سب شہید ہیں)۔ بعض روایات میں جل کر مرنے والے کو بھی شہید کہا گیا ہے۔

ان احادیث سے مراد یہ نہیں ہے کہ انھی بیماریوں اور حادثات سے مرنے والے شہید ہیں بلکہ اس طرح کی دوسری غیر معمولی تکلیف دہ بیماریوں اور حادثات سے مرنے والے بھی شہید شمار ہوں گے جیسے ایک حدیث میں عورت کو جو ولادت کی تکلیف سے مر جائے، شہید کہا گیا ہے۔ والمراۃ تموت بجمع شہیدۃ لیکن شہدا کی یہ قسمیں صرف اخروی ثواب میں شہید ہیں۔ غسل، کفن، دفن اور دیگر احکام میں وہ شہید نہیں ہیں۔ واللہ اعلم! (مولانا عبدالمالک)۔

اس رسالے میں اشتہار دینے والے اداروں یا افراد سے معاملات کی کوئی ذمہ داری ماہنامہ ترجمان القرآن کی انتظامیہ کی نہیں ہے۔ (ادارہ)